Ministry of Culture
Government of India

डॉ. के. श्रीनिवासराव
सचिव
Dr. K. Sreenivasarao
Secretary

आज़ादी का अमृत महोत्सव

साहित्य अकादेमी
(राष्ट्रीय साहित्य संस्थान)
संस्कृति मंत्रालय, भारत सरकार की स्वायत्तशासी संस्था
Sahitya Akademi
(National Academy of Letters)
An Autonomous Organisation of Government of India, Ministry of Culture

پریس ریلیز

تحریک آزادی کی تاریخ اردو شعر و ادب کے تذکرے کے بغیر نامکمل : ڈاکٹر نریش

اردو شعرا و ادبا نے عوام میں اخلاقی اور سیاسی قوت پیدا کی : سید عین الحسن

اردو زبان و ادب نے تمام ہندوستان کو متحد کیا : اختر الواسع

نئی دہلی، 5 اکتوبر (پریس ریلیز)۔ ساہتیہ اکادمی کے زیراہتمام دوروزہ کل ہند سمینار بعنوان 'تحریک آزادی میں اردو ادب کا حصہ' کا انعقاد آج نئی دہلی میں ہوا جس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ممتاز دانشور پروفیسر اختر الواسع نے کہا کہ زبانوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا بلکہ مذہب کو زبانوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ زبانیں سمواد پیدا کرتی ہیں، وِواد نہیں۔ انھوں نے کہا کہ اردو وہ زبان ہے جس نے نہ صرف تمام ملک کو متحد کیا ہے بلکہ تحریکِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انھوں نے تحریک آزادی کے بہت سارے پہلوؤں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اردو ادب میں نسائی تحریک کے حوالے سے میں ان دو افراد کو خاص مانتا ہوں، پہلا ڈپٹی نذیر احمد اور دوسرے الطاف حسین حالی۔ اپنی افتتاحی تقریر میں مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے کہا کہ بھارتیہ پنچ تنتر کا گہرا اثر فرانس کے انقلاب پر پڑا ہے۔ انھوں نے پریم چند کے سوزِ وطن سمیت ایسی تمام کتابوں کا ذکر کیا جنھیں انگریزوں نے ضبط کرلیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ اردو ادب کے شعرا نے نہ صرف جنگ آزادی کے لیے عوام کو متحرک کیا بلکہ ان میں اخلاقی قوت بھی پیدا کرنے کی کامیاب کوشش کی۔ انھوں نے پلاسی کی جنگ سے لے کر ہندوستان کی آزادی تک عوامی جدوجہد کا احاطہ کیا۔

اس موقع پر مہمان خصوصی پروفیسر سیدہ سیدین حمید نے اپنے پردادا مولانا الطاف حسین حالی اور والد خواجہ غلام السیدین کے حوالے سے تحریک آزادی پر روشنی ڈالی۔ انھوں نے تحریک آزادی کے دوران اردو ادب کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اُس وقت پانچ خواتین نے 'بھارت ماتا کے پانچ روپ' کتاب میں بھارت ماتا کے پانچ مختلف روپوں کو دیکھنے کی کوشش کی تھی۔ یہ کتاب بہت مقبول ہوئی تھی۔ آزاد ہندوستان کے بچوں کے نام لکھے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ سیاسی آزادی کو انصاف، مساوات اور بھائی چارگی تک پہنچانا آنے والی پیڑھیوں کی ذمہ داری ہے۔ ناگپور سے تشریف لائے خواجہ غلام السیدین ربانی نے کلیدی خطبہ پیش کیا اور آزادی کے تحریک کو کئی زاویوں سے دیکھنے کی کوشش کی۔ انھوں نے 1857 کی تحریک کو ہندوستان کی آزادی کا پہلا انقلاب بتایا۔ انھوں نے مزید کہا کہ صحافت اور ادب آج جس طرح مختلف مانے جانے لگے ہیں اُس دور میں ایسا نہیں تھا۔ اُس وقت جو صحافی تھے وہی ادیب بھی تھے اور اُن کی ہر طرح کی کوشش میں حب الوطنی نمایاں تھی۔ انھوں نے اردو ادب کے کئی حوالے دیے جس میں آزادی کی لڑائی کے مختلف پہلو شامل تھے۔

اس سمینار کے آغاز میں ساہتیہ اکادمی کے اردو مشاورتی بورڈ کے کنوینر ممتاز شاعر جناب چندر بھان خیال نے سمینار کے اغراض و مقاصد کو تفصیل سے بیان کیا۔ انھوں نے اپنے ابتدائی خطبے میں تحریک آزادی اور اردو ادب اور صحافت میں سرگرم قلمکاروں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے ذکر کے بغیر تحریک آزادی کی تاریخ نامکمل ہوگی اور نئی نسل کو ان کے بارے میں جاننا بہت ضروری ہے۔ انھوں نے پلاسی کی جنگ سے 1857 کی پہلی جنگ آزادی اور اس کے بعد 1947 تک کے تمام منظرنامے کا اختصار سے جائزہ لیا۔ ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نواس راؤ نے سبھی مندوبین اور شرکا کا اکادمی کی جانب سے استقبال کیا اور اپنے خیرمقدمی کلمات میں کہا کہ اپنی تاریخ اور وراثت کو جانے بغیر ہم اپنا مستقبل کی تاریخ نہیں لکھ سکتے۔

ظہرانے کے بعد دو اکادمک اجلاس منعقد ہوئے۔ پہلے اجلاس کی صدارت چنڈی گڑھ سے تشریف لائے اردو کے معروف ادیب ڈاکٹر نریش نے کی اور محمود ملک (بھوپال)، چشمہ فاروقی (دہلی) اور نوشاد منظر (دہلی) نے اپنے مقالات پیش کیے۔ دوسرے اجلاس کی صدارت بنگلور سے تشریف لائے معروف مترجم اور ادیب جناب ماہر منصور نے کی اور قاسم خورشید (پٹنہ)، ابوظہیر ربانی (دہلی) اور شہناز رحمٰن (علی گڑھ) نے اپنے مقالے پیش کیے۔ افتتاحی اجلاس سے لے کر تیسرے اجلاس کی نظامت ساہتیہ اکادمی کے ایڈیٹر انوپم تیواری نے نہایت خوبصورتی اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دی۔

Sd/-

(کے. سری نواس راؤ)

for

[signature]

Ministry of Culture
Government of India

डॉ. के. श्रीनिवासराव
सचिव
Dr. K. Sreenivasarao
Secretary

आज़ादी का अमृत महोत्सव

साहित्य अकादेमी
(राष्ट्रीय साहित्य संस्थान)
संस्कृति मंत्रालय, भारत सरकार की स्वायत्तशासी संस्था
Sahitya Akademi
(National Academy of Letters)
An Autonomous Organisation of Government of India, Ministry of Culture

پریس ریلیز

تحریکِ آزادی میں اردو زبان کا سب سے نمایاں رول: شہزاد انجم
ہندوستان میں آزادی کا تصور اردو زبان کی دین: چندر بھان خیال
ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام دو روزہ اردو سمینار اختتام پذیر

نئی دہلی، 6 اکتوبر (پریس ریلیز)۔ ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام 'تحریک آزادی میں اردو ادب کا حصہ' پر منعقدہ دو روزہ سمینار آج اختتام پذیر ہوا۔ آج کے پہلے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کہا کہ تحریکِ آزادی میں جس زبان کا بہت زیادہ اور نمایاں رول رہا وہ اردو زبان ہے مگر افسوس کہ اردو سیاست کا شکار ہوئی۔ اُس زمانے میں لگ بھگ سبھی لوگ اردو بولتے تھے، اردو پڑھتے تھے اور لکھتے بھی تھے۔ صوبہ پنجاب میں ہر گھر میں اردو اخبار خریدے جاتے اور پڑھے جاتے تھے۔ انھوں نے تحریکِ آزادی میں صحافیوں کے رول پر تفصیلی بات کی اور کہا کہ کئی صحافیوں جیسے حسرت موہانی، مختار احمد انصاری، حیات اللہ انصاری، شوکت علی وغیرہ نے صحافت کے ذریعے تحریکِ آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ انھوں نے مولانا آزاد، گاندھی، نہرو کی باتوں کو اخبارات کے ذریعے عوام تک پہنچایا۔ مولانا محمد علی جوہر نے اپنے اخبارات کے ذریعے آزادی کی لڑائی لڑی۔ مولانا آزاد کا پورا سرمایہ اردو میں ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس تحریک میں اردو زبان کا رشتہ بے نظیر ہے۔ اس اجلاس میں تین بہترین مقالے پیش کیے گئے جس کی بھرپور داد کی دی گئی۔ پہلا مقالہ ڈاکٹر انوارالحق نے پیش کیا جبکہ دوسرا مقالہ ڈاکٹر شاذیہ عمیر نے اور تیسرا مقالہ ساجد قادری نے پیش کیا۔

اختتامی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے اردو مشاورتی بورڈ کے کنویز چندر بھان خیال نے کہا کہ اس سمینار کے دوران یہ ثابت کرنے کی کامیاب کوشش ہوئی کہ اردو وہ زبان ہے جس نے ہندستانی عوام کے ذہنوں میں آزادی کے تصور کو جنم دینے اور پھر اس تصور کو حقیقت بنانے میں کلیدی رول ادا کیا ہے۔ یہ اردو ہی ہے جس نے عرض بنگال سے اٹھی انقلابی صداؤں کو دلّی پہنچایا اور پھر دلّی سے ملک کے گوشے گوشے میں پھیلا دیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ بلاشبہ اتحاد و یک جہتی، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور پیار اور ایثار کے جذبات کو فروغ دینے اور تفریق و تعصب اور علاقائیت سے اوپر اٹھ کر تمام ملک کو ایک دھاگے میں پرونے کا کام اردو زبان نے ہی کیا ہے۔ اس حقیقت کو کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ یہ ہماری یک جہتی اور اتحاد ہی کا کمال ہے جس نے برطانوی حکمرانوں کی تمام سازشوں کو ناکام کردیا اور ہندستان کو آزاد کرایا۔ اس اجلاس میں دو مقالے پڑھے گئے۔ پہلا مقالہ اجے مالوی (الہ آباد) نے اور دوسرا مقالہ رضیہ حامد (بھوپال) نے پیش کی۔ اس دو روزہ سمینار میں 20 دانشوروں اور مقالہ نگاروں نے حصہ لیا۔ دونوں دن کے اجلاس کی نظامت اکادمی کے اڈیٹر انوپم تیواری نے انجام دیے۔ اس دو روزہ سمینار کو کامیاب بنانے میں اکادمی کے اہم کارکن محمد موسیٰ رضا کے حسن انتظام کا خاص رول رہا جس کی ستائش ہر شخص نے کی۔ سمینار میں دونوں روز بڑی تعداد میں ادیبوں، شاعروں اور اردو اسکالروں نے شرکت کی۔

Sd/-

(کے. سری نواس راؤ)